REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پرچہ چہارشنبہ
خطبہ نمبر ۳۴
۳۰ ذوالحجہ ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۵/۱۰ | ۸ ظہور ۱۳۳۵ ہش ۸ اگست ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۸۴

اخبار احمدیہ

جابہ ۶ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل رات یکدم بخار ہو گیا۔ رات ٹمپریچر ۱۰۱ تھا۔ اس وقت ۱۰۰.۲ ہے جسم میں درد ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۷ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل سارا دن بخار رہا۔ اور معدہ اور انتڑیوں میں بھی تکلیف رہی۔ آج بھی تقریباً یہی حال ہے۔ گو عام حالت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فتنۂ منافقین اور خلافتِ حقہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ اعلانات سے جماعت احمدیہ منافقوں کے موجودہ فتنہ سے پوری طرح آگاہ ہو چکی ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ میں اس کے متعلق ایک مفصل مضمون لکھ کر الفضل میں شائع کراؤں تا دوستوں کو اس قسم کے فتنوں اور ان کی نوعیت اور فتنہ پردازی کے طریق کار پر پوری طرح آگاہی ہو جائے مگر میری موجودہ بیماری نے مجھے اس کی طاقت نہیں دی۔ البتہ میں اس جگہ اس تار کا ترجمہ شائع کرانا مناسب سمجھتا ہوں۔ جو چند دن ہوئے میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کی تھی اور جس کا خلاصہ حضور کی طرف سے الفضل میں شائع کیا جا چکا ہے۔ مجھے اس تار کی اس لئے ضرورت پیش آئی تھی کہ بعض خناس صفت لوگوں نے میرے متعلق یہ افترا باندھا تھا۔ کہ وہ نعوذ باللہ مجھے اپنے خطوں میں آئندہ خلافت کی پیش کش کرتے رہے ہیں۔ میرے دل کا حال تو خدا جانتا ہے۔ لیکن جو دوست میری طبیعت سے واقف ہیں وہ بھی کم از کم اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ میری فطرت طفیلی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے مطابق واقع ہوئی ہے کہ:

قل اجرّد نفسی من ضروب الخطاب

میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی طرح کبھی کسی مجلس تک میں آگے بڑھ کر بیٹھنے کی خواہش نہیں کی۔ چہ جائیکہ امامت یا خلافت کی تمنا میرے دل میں پیدا ہو۔ اور کسی خلیفہ کی زندگی میں تو آئندہ خلیفہ کا سوال اٹھانا ہی ایک سراسر خلاف اسلام اور شیطانی فعل ہے۔ جس کا ارتکاب صرف منافقوں اور سازشی ٹولہ کو ہی زیب دیتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خلافت ایک نہایت ہی بابرکت نظام ہے جو نبوت کے تتمہ یا تکملہ کے طور پر خدا تعالیٰ کے خاص تصرف سے قائم ہوتا ہے۔ اور گو خلیفہ کے انتخاب میں بظاہر زبانی موضوں کی چلتی ہے۔ مگر درحقیقت تقدیر خدا ہی کام کرتی ہے اور یقیناً

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

قرآن مجید نے بارہ جگہ پر خلافت کا ذکر کیا ہے۔ اور بلا استثنا ہر جگہ خلیفہ کے تقرر کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اور اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہیں کہ:

”خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا
اور منافق اسے اتارنا چاہیں گے
مگر تم ہرگز ہرگز اس کے اتارنے
پر راضی نہ ہونا۔“

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت تو ایک غیر معمولی طور پر شاندار خلافت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے خاص وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے۔ بہرحال جو تار میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں چند دن ہوئے بھجوائی تھی اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے

یہ تار میرے قلب کی صحیح آئینہ دار ہے۔ میں نے تار میں لکھا تھا:

”الفضل کی اشاعت مورخہ ۳۰ جولائی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ رکھا یا اس کے بعض ساتھیوں نے مجھے اس مضمون کے خطوط لکھے تھے جس میں مجھے آئندہ خلافت کی پیش کش کی گئی تھی۔ یہ ایک خطرناک افترا اور گندہ بہتان ہے مجھے کبھی ایسا کوئی خط نہیں ملا۔ اگر کوئی شخص مجھے ایسا کوئی خط لکھتا تو اسے میری طرف سے منہ توڑ جواب ملتا۔ میرا ہمیشہ سے یہ ایمان رہا ہے جیسا کہ میں نے اپنے رسالہ ”اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ“ میں دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ خلیفہ کا تقرر کلیتہً خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور صرف وہی شخص خلیفہ بن سکتا ہے جسے خدا اس منصب کے لئے پسند فرمائے۔ میں اس ناپاک اتہام سے ہاتھ دھوتا ہوں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ“۔

اس کے بعد مجھے کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں سوائے اس کے کہ اس جگہ اپنے مذکورہ بالا رسالہ کا آخری فقرہ درج کر دینا چاہتا ہوں میں نے اس رسالہ کے آخر میں لکھا تھا کہ:

”خلافت حقہ“ ایک بہت ہی بابرکت نظام ہے۔ جو نبوت کے تکملہ کے طور پر خدا کی طرف سے قائم کیا جاتا ہے اور پھر تم تو اس وقت خلافت کے سنہری دور میں سے گزر رہے ہو۔ پس اس کی قدر کو پہچانو کہ

پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار“

خاکسار راقم آثم۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۴/۸/۵۶

ضروری اعلان

احباب جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں فرداً فرداً اظہار عقیدت اور منافقین سے بیزاری کے اظہار پر مشتمل خطوط بھجوا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے احباب کا بھی کافی خرچ ہو رہا ہے۔ اور بہت سا وقت بھی اس ڈاک کو پڑھنے پر صرف ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انفرادی اطلاعات کی بجائے جماعتیں ریزولیوشن پاس کر کے اطلاع بھجوا دیں۔ ہاں یہ ضروری امر ہے۔ کہ اس ریزولیوشن کے نیچے سب متفق احباب جماعت کے فرداً فرداً دستخط ہوں۔ تا کہ کوئی باہر نہ رہ جائے۔ اس طرح سے سب دوستوں کی طرف سے اطلاع بھی مل جائے گی۔ اور طاقت اور وقت کا بھی نقصان نہیں ہوگا

لیکن جس دوست کے پاس اس ضمن میں منافقین کے متعلق کوئی معلومات ہوں۔ وہ بے شک علیحدہ چٹھی کے ذریعہ سے اطلاع بھجوا دیں۔ بلکہ سب ایسے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ ایسی اطلاعات سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو مطلع کرتے رہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اسی سے مدد طلب کرو تو منافقین کی شرارتیں ہباءً منثوراً ہو جائیں گی

قرآن کریم پر غور اور تدبر کرتے رہو کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے منافقین کی چالوں کو کھول کر بیان فرما دیا ہے

سوچو اور غور کرو کہ اگر خلافت مٹ جائے تو کیا احمدیت کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کا کچھ بھی امکان باقی رہ سکتا ہے؟

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ اگست ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر نظر ثانی نہیں فرمائی۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج صیغہ زود نویسی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آجکل ہماری جماعت میں

منافقین کا فتنہ

شروع ہے۔ چونکہ قرآن کریم میں بھی فتنوں کا ذکر آتا ہے۔ اور ان کی ساری چالیں بیان ہوئی ہیں۔ اس لئے جماعت کے دوست علاوہ صحابہؓ کے حالات کے اگر قرآن کریم کی ان آیات کو بھی غور سے پڑھیں۔ تو انہیں ان کی ساری باتوں کا پتہ لگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب منافقوں کو ان کی باتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ قسمیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہم نے تو کوئی ایسی بات نہیں کہی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی قسمیں کھانا ہی ان کی منافقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ قسم ضرورت کے وقت کھائی جاتی ہے۔ اور جو شخص بلا ضرورت قسمیں کھاتا ہے۔ وہ منافق ہوتا ہے۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولا تطع کلّ حلّاف مّھین (قلم ع ۱) کہ تو ہر قسم کھانے والے ذلیل انسان کی اطاعت نہ کر یعنی اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر قسمیں کھاتا ہے۔ تو تو اس کی قسموں پر اعتبار کرتے ہوئے اس بات کو نہ مان لے۔ بلکہ تو اس کے اعمال کی طرف دیکھ اگر اس کے اعمال ذلیل نظر آئیں تو اس کی اطاعت وفرمانبرداری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر قسمیں کھاتا ہے اور اس کے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے اعمال ناقص ہیں وہ نماز روزہ میں سست ہے۔ نیکی اور تقویٰ سے عاری ہے تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا قسمیں کھانا اس کی منافقت کی دلیل ہے۔

اسی طرح

بعض لوگ کہتے ہیں

کہ فلاں شہادت سے اتنی بات تو ثابت ہو گئی اب باقی کے لئے مزید ثبوت کی ضرورت ہے حالانکہ اگر کسی کا تھوڑا سا ایمان بھی کمزور ثابت ہو جائے۔ تو اس کا باقی ایمان بھی کمزور ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کے اندر تھوڑی سی منافقت پائی جائے۔ تو معلوم ہو جائے گا کہ اس کے اندر بہت سی منافقت پائے جانے کا بھی امکان ہے۔ اگر کسی کے اندر تھوڑا سا کفر ثابت ہو جائے۔ تو اس میں زیادہ کفر بھی پایا جا سکتا ہے مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوےٰ سے پہلے

بیت اللہ میں ۳۶۰ بت

تھے اب اگر کوئی شخص کسی ایک بت کی پرستش کرتے پکڑا جائے۔ تو کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے تو صرف ایک بت کی پوجا کی ہے۔ ۳۵۹ بتوں کی پوجا کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔ صاف بات ہے کہ جب اس نے ایک بت کی پوجا کر لی۔ تو اس کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ باقی ۳۵۹ بتوں کی بھی پوجا کرتا ہے

اسی حقیقت کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ

قد بدت البغضاء من افواھھم

ان کے منہ سے بعض بغض کی باتیں نکلی ہیں۔ جن سے ان کی دشمنی ظاہر ہو گئی ہے وما تخفی صدورھم اکبر (آل عمران ع ۱۲) اور جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔ وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر کسی کی منافقت کی بعض باتیں معلوم ہو جائیں تو اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس کی دوسری باتیں ثابت نہیں ہوئیں درست نہیں ہوتا۔ اگر اس کی بعض منافقانہ باتیں ثابت ہو چکی ہیں۔ تو ماننا پڑے گا کہ باقی باتیں بھی اس کے اندر پائی جاتی ہیں۔ پھر

ہر چیز کا میلان ہوتا ہے

ایمان کا بھی میلان ہوتا ہے نفاق کا بھی میلان ہوتا ہے۔ اور کفر کا بھی میلان ہوتا ہے اگر کوئی شخص ایک نبی کی کسی پیشگوئی کے متعلق یہ کہتا ہے کہ جھوٹی نکلی ہے۔ تو اگر اس کے متعلق یہ کہا جائے۔ کہ وہ اس کی باقی پیشگوئیوں کو بھی درست تسلیم نہیں کرتا۔ تو ہمیں اس کے ماننے میں کوئی دریغ نہیں ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ آپ نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون کہ دعوےٰ نبوت سے پہلے میں تم میں ایک لمبی عمر گزار چکا ہوں کیا تم میں عقل نہیں۔ کہ میری اس زندگی پر غور کرو۔ اب اگر کوئی شخص کہہ دے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نعوذ باللہ فلاں برائی تھی۔ تو اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس نے صرف یہ کہا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں فلاں برائی ہے۔ باقی برائیوں کا تو اس نے ذکر نہیں کیا۔ بلکہ اگر وہ آپ کی طرف ایک جھوٹ منسوب کرتا ہے۔ تو وہ آپ کی طرف

لاکھوں اور کروڑوں جھوٹ

بھی منسوب کر سکتا ہے۔

بہرحال جو بات اس کے متعلق معلوم ہو چکی ہے۔ وہ

قد بدت البغضاء من افواھھم

میں آ جائے گی۔ اور جو بات معلوم نہیں۔ لیکن اس کے متعلق کہی جاتی ہے۔ وہ ما تخفی صدورھم اکبر میں آ جائے گی۔ یعنے اگر کسی کے اندر تھوڑا سا گند پایا جانا ثابت ہو جائے۔ تو اس کے اندر زیادہ گند کا پایا جانا بھی ماننا پڑے گا بس دوستوں کو صرف ان باتوں کی طرف ہی نہیں دیکھنا چاہیئے جو منافق کہتا ہے۔ بلکہ انہیں ان باتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ جو اس کے اندر مخفی ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ ان سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہیں انہی منافقوں کو دیکھ لو جنہوں نے اب فتنہ برپا کیا ہے۔ ان کے جھوٹ ثابت ہو رہے ہیں۔ ایک منافق نے میاں بشیر احمد صاحب کے متعلق ایک بات بیان کی تھی۔ جب ہم نے راولپنڈی کے حرفی سے دریافت کیا۔ کہ اس نے فلاں شخص کو اپنے ہاں کیوں ٹھہرایا۔ تو اس نے بیان کیا کہ اس منافق نے

میاں بشیر احمد صاحب

کے متعلق فلاں بات بیان کی تھی۔ جس کی وجہ سے میں نے اسے اپنے پاس ٹھہرنے کی اجازت دے دی۔ لیکن میاں بشیر احمد صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ یہ سب جھوٹ ہے بہرحال جب کوئی شخص ایک جھوٹ بولتا ہے۔ تو وہ ہزار جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ صرف ایک جھوٹ ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ایک جھوٹ ثابت ہو جائے تو باقی سارے جھوٹ خود بخود ثابت ہو جاتے ہیں۔ ہماری شریعت نے

مختلف جرموں کے لئے گواہوں کی مختلف تعداد

رکھی ہے۔ کسی جرم کے لئے دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کسی جرم کے لئے چار گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی کا ایک جرم ثابت ہو جائے۔ اور اس کے لئے دو گواہوں کی ضرورت ہو۔ اور وہ دو گواہ مل جائیں۔ تو اس قسم کے اور جرم بھی اگر اس کے متعلق معلوم ہوں۔ تو وہ بھی ثابت ہو جائیں گے۔ ان کے لئے علیحدہ گواہوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ سوائے اس کے کہ باقی جرموں کے لئے علیحدہ تعزیر ہو۔ مثلاً ہماری شریعت نے چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا رکھا ہے۔ اب اگر کسی شخص پر چوری کا الزام لگایا جائے۔ اور اس کے دو گواہ ملنے پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ تو اس کے دوسرے جرم کے لئے دو اور گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ اس کے لئے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر دوسرے جرم کی کوئی علیحدہ تعزیر نہ ہو۔ تو علیحدہ گواہوں کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ مثلاً ایک شخص کو کسی جرم کی بناء پر اخراج از جماعت کی سزا دی گئی ہے۔ تو اس کے اس قسم کے جرم کے لئے مزید گواہوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کے دوسرے جرم کے لئے

کوئی علیحدہ تعزیر نہیں

لیکن اگر کسی شخص کو ایک دفعہ کسی جرم کی بناء پر کوڑے لگائے گئے ہوں۔ تو اس کے اس قسم کے دوسرے جرم کے لئے دو مزید گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ ہاں اگر دوسرے جرم کی کوئی نئی سزا نہ ہو۔ تو اس کے پہلے جرم کے گواہ ہی دوسرے جرم کے ثبوت کے لئے کافی ہوں گے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما تخفی صدورھم اکبر۔ جو ان کے دلوں میں ہے۔ وہ اس سے بڑا ہے۔ جو ظاہر ہو چکا ہے۔ اس کے لئے دوسرے گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی کا ایک جرم ثابت ہو جائے۔ تو اس کا دوسرا جرم بھی ثابت ہو جائے گا۔ مثلاً اگر کسی کے نفاق اور کفر کی ایک بات ثابت ہو جائے۔ تو اس کی دوسری نفاق اور کفر کی باتیں بھی درست تسلیم کر لی جائیں گی۔ لیکن جن جرموں کی سزا ہاتھ کاٹنا یا کوڑے لگانا ہے۔ ان میں سے ہر نئے جرم کے لئے علیحدہ گواہوں کی ضرورت ہوگی کیونکہ اسے پہلے جرم کی سزا دی جا چکی ہے۔ اور

نئے جرم پر اور سزا

دی جائے گی۔ لیکن کسی کے نفاق اور کفر کے لئے یا اسے جھوٹا قرار دینے کے لئے پہلے دو گواہ ہی کافی ہوں گے۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ قد بدت البغضاء من افواھھم۔ ان کے مونہوں سے ایک بات ظاہر ہو چکی ہے۔ اور اس کے گواہ مل گئے ہیں۔ اب اسی قسم کی اور باتوں کے ثبوت کے لئے مزید گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اگر اس کی طرف دس ہزار باتیں بھی منافقت کی منسوب ہو جائیں۔ تو ہم ان پہلے دو گواہوں کی وجہ سے ہی انہیں تسلیم کرتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ ان کے نتیجہ میں جو بات پیدا ہوئی ہے۔ وہ نئی نہیں ہاں اگر نئی بات پیدا ہوتی ہو۔ تو اس کے لئے اور گواہوں کی ضرورت ہوگی۔ جیسے مثلاً گورنمنٹ چوری کے مجرم کو سزا دیتی ہے۔ اگر عدالت میں کسی پر چوری کا جرم ثابت ہو جائے۔ تو وہ اسے قید کی سزا دے دیگی۔ اگر وہ شخص دوبارہ چوری کرے۔ تو عدالت اس کے لئے مزید گواہ مانگے گی۔ اور کہے گی۔ کہ پہلے جرم کے دو گواہ ملے۔ تو ہم نے اسے قید کر دیا تھا۔ اب اسے مزید قید کی سزا دینی ہوگی اس لئے نئے گواہوں کی ضرورت ہے۔ غرض سزا کے تکرار کے ساتھ گواہوں کے تکرار کا تعلق ہوتا ہے۔ اور

اگر سزا میں تکرار نہیں

تو پھر گواہوں میں بھی تکرار اور اعادہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پس جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ کسی شخص کی منافقت کے ظاہر ہونے پر ہر نئے الزام کے لئے نئے گواہوں کی ضرورت ہے۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ نئے گواہوں کی اسی وقت ضرورت ہوتی ہے۔ جب نئی سزا دینی ہو۔ اگر نئی سزا نہیں ملنی تو نئے گواہوں کی بھی ضرورت نہیں۔ سیدھی بات ہے۔ کہ اگر ایک شخص ایک دفعہ مردار کھا لے تو اس کے دوسری دفعہ مُردار کھا لینے سے کیا بنتا ہے۔ اس کے ایک دفعہ مُردار کھا لینے سے یہ بات ثابت ہو جائیگی۔ کہ اس کی ذہنیت گند کی طرف مائل ہے۔ اگر وہ دوسری دفعہ بھی مُردار کھا لے۔ تو ایک ہی بات ہے۔ ہاں اگر ایک دفعہ مُردار کھانے کی سزا اور ہو۔ اور دوسری دفعہ مُردار کھانے کی سزا اور ہو۔ تو ہم دوسرے الزام کے لئے نئے گواہ طلب کریں گے پس نئے گواہوں کی اس وقت ضرورت ہوگی۔ جب نئی سزا ملنی ہو۔ بہر حال اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وما تخفی صدورھم اکبر

جو کچھ ان کے دلوں میں ہے۔ وہ بہت بڑا ہے۔ اور چونکہ دلوں کی صفائی خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ اس لئے صرف ریزولیوشن پاس کرکے بھجوا دینے سے کچھ نہیں بنتا۔ کیونکہ منافق جو منصوبہ سوچتا ہے۔ وہ دل میں سوچتا ہے۔ میں نے سفر سے واپس آتے ہی دوستوں کو

اپنی ایک رؤیا

سنائی تھی۔ اس رویاء میں بھی بعض لوگوں کی منافقت کی طرف ہی اشارہ تھا۔ میں نے خواب میں ایک عورت کے متعلق دیکھا کہ اس نے مجھ پر مسمریزم کا عمل کیا ہے۔ اور اس کا اثر مجھ پر ہو گیا ہے۔ لیکن جب میں اس کی اس حرکت سے واقف ہو جاتا ہوں۔ تو میں اسے کہتا ہوں۔ کہ تُو نے میری بے خبری کے عالم میں مجھ پر مسمریزم کا عمل کیا تھا۔ اب مجھے خبر ہو چکی ہے۔ اور اب میں تیرا مقابلہ کروں گا۔ اب تو مجھ پر عمل کرکے دیکھ لے۔ پھر میں اسے خواب میں ہی کہتا ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ آپ کھانا کھاتے اور بھول جاتے۔ کہ آپ نے کھانا کھایا ہے۔ یا نماز پڑھتے تو بھول جاتے کہ آپ نے نماز پڑھی ہے۔ یا نہیں پڑھی

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں

کہ اس جادو کا اثر تھا۔ جو یہودیوں نے آپ پر کیا تھا۔ ہم جادو کے تو قائل نہیں ہاں یہ ایک تدبیر تھی۔ جو کی گئی۔ اور مکر السیئۃ بھی ایک قسم کا جادو ہی ہوتا ہے۔ خواب میں میں نے اس عورت سے یہی کہا۔ کہ تو مجھ پر اب جادو کرے تو جانوں۔ چنانچہ اس نے مجھ پر توجہ کی۔ تو اس کا کوئی اثر نہ ہُوا۔ اس کے بعد میں نے اس کی انگلی پر توجہ کی۔ تو وہ اکڑ گئی۔ پھر ایک مرد آیا۔ اور اس نے اس کی اس انگلی کو ٹھیک کرنا چاہا۔ لیکن وہ ٹھیک نہ ہوئی۔ میں نے اس مرد سے خواب میں کہا۔ کہ اب یہ انگلی ٹھیک نہیں ہوگی۔ اس عورت نے بے خبری کے عالم میں مجھ پر توجہ کر لی تھی۔ اب مجھے علم ہو گیا ہے۔ اب میں نے بھی اس پر توجہ کی ہے۔ اور تم میں یہ طاقت نہیں۔ کہ میری توجہ کے اثر کو زائل کر سکو۔ سو ان لوگوں نے بھی میرے ولایت جانے کو غنیمت جانا۔ اور خیال کیا۔ کہ اب خلیفہ باہر ہے۔ ہم جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ لیکن ان بے وقوفوں نے یہ نہ جانا۔ کہ

خدا تعالےٰ میرے ساتھ ہے

یہ لوگ باوجود ارادہ کے میری غیر حاضری میں کچھ نہ کر سکے۔ بلکہ ان کی شرارت کا کھسکتے کھسکتے میری واپسی تک آ گیا۔ چنانچہ جو گواہیاں ملی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں۔ کہ بات دراصل اس وقت شروع ہو گئی تھی۔ جب میں ولایت گیا تھا۔ لیکن وہ نکلی اس وقت جب میں واپس آ گیا۔ تا اگر کوئی کارروائی کی جائے۔ تو میرا وجود اور میری دعائیں بھی اس کے ساتھ شامل ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے۔ کہ جتنی گواہیاں ملی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں۔ کہ یہ فتنہ اس وقت اٹھایا گیا تھا۔ جب مجھ پر بیماری کا حملہ ہُوا تھا۔ ۲۶ فروری ۵۵ء کو مجھ پر بیماری کا حملہ ہُوا تھا۔ اور یہ باتیں مارچ ۵۵ء کی ہیں۔ لیکن ظاہر ہوئیں ۵۶ء میں آ کر۔ اور اب

میں ان کا ہر طرح مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں

گویا وہی رویا والی بات ہوئی۔ جو میں نے اس عورت سے کہی تھی۔ کہ تم نے بے خبری میں مجھ پر حملہ کر لیا تھا۔ اب میں باخبر ہو چکا ہوں۔ اگر اب تم مجھ پر حملہ کرو۔ تو جانوں یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ جو ظاہر ہُوا۔ پھر دیکھو یہ رؤیا کتنی کامل ہے۔ اس میں حدیث بخاری کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعض دفعہ نماز پڑھتے تو فرماتے۔ کیا میں نے نماز پڑھی ہے۔ اس پر ہم بتاتے۔ کہ ہاں آپ نے نماز پڑھ لی ہے۔ یا کھانا کھاتے اور بعد میں دریافت فرماتے کہ کیا میں نے کھانا کھا لیا ہے۔ تو اس پر ہم بتاتے۔ کہ ہاں آپ نے کھانا کھا لیا ہے۔ اور

اس کی وجہ یہ تھی

کہ آپ پر یہودیوں نے جادو کر دیا تھا۔ دراصل یہ جادو نہیں تھا۔ بلکہ یہودیوں اور دوسرے دشمنوں نے آپ کی صحت کو خراب کرنے کے لئے توجہ ڈالنی شروع کر دی تھی۔ اور توجہ کا اثر ہو جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ میں جموں سے قادیان آ رہا تھا۔ کہ ایک سکھ لڑکا مجھے ملا۔ اور اس نے کہا۔ میں پہلے بڑا نیک ہُوا کرتا تھا۔ لیکن اب میرے دل میں

دہریت کے خیال

پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ آپ مرزا صاحب سے میرا ذکر کریں۔ اور ان سے اس کا علاج دریافت کر کے مجھے بتائیں۔ وہ سکھ لڑکا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا معتقد تھا۔ اور آپ کی کتابیں پڑھا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے

تھے کہ قادیان آکر میں نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دائیں یا بائیں دہریت کے خیالات رکھنے والے لڑکے بیٹھے ہیں۔ اسے کہیں کہ وہ اپنی جگہ بدل لے۔ اس کے خیالات درست ہو جائیں گے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرمایا کرتے تھے میں نے اس سکھ لڑکے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچا دیا چنانچہ اس نے اپنی جگہ بدل لی۔ جب میں دوبارہ قادیان آنے لگا۔ تو مجھے نتیجہ معلوم کرنے کا شوق تھا۔ وہ میرے پاس آیا تو

میں نے اس سے دریافت کیا

کہ اب کیا حال ہے اس نے کہا جس دن سے میں نے اپنی جگہ بدلی ہے میرے سارے وساوس دور ہوتے شروع ہو گئی ہیں۔ یہی بات یہاں ہے اگر بعض لوگ کسی شخص کو اپنا دشمن خیال کریں۔ اور اس پر توجہ کرنا شروع کردیں۔ کہ وہ بیمار ہو جائے۔ تو آہستہ آہستہ اس کا دماغ اثر قبول کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور وہ اس وہم میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کہ میں بیمار ہوں مجھ پر بھی یہی اثر ہوا۔ مگر ۲۹ جولائی کو ۵ بجے صبح مری میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے کہ "الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے بالکل اچھا کردیا مگر میں اپنی بدظنی اور مایوسی کی وجہ سے اپنے آپکو بیمار سمجھتا ہوں"۔

یعنی مجھے اپنے نفس پر بدظنی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو پوری طرح جذب نہیں کرتا۔ اور بیماری کے متعلق یہ مایوسی ہے کہ وہ ابھی دور نہیں ہوئی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے

مجھے بالکل صحت عطا فرما دی ہے

عجیب بات ہے کہ یہی بات مجھے جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹروں نے کہی ایک بہت بڑے ڈاکٹر نے مجھے کہا کہ آپ بالکل اچھے ہیں۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپ میرے علاوہ یہاں کے سوا اچھے ڈاکٹروں سے بھی اپنا معائنہ کرائیں۔ تو وہ یہی کہیں گے کہ آپ بالکل اچھے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ آپ انہیں بتائیں نہیں کہ آپ پر فالج کا حملہ ہو چکا ہے۔ اگر آپ بتا دیں گے تو وہ بھی وہم کرنے لگ جائیں گے۔ پھر اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ آپ غیر معمولی رنگ میں کام کر رہے تھے کہ یکدم آپ بیمار ہو گئے۔ اب اگرچہ آپ تندرست ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ کا دماغ بیماری کے خیال میں دب گیا ہے۔ اگر آپ اس خیال کو اپنے دماغ سے نکال دیں تو آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں بتائی ہے۔ کہ میں بدظنی اور مایوسی کی وجہ سے

اپنے آپ کو بیمار سمجھتا ہوں

ورنہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بالکل صحت عطا فرما دی ہے۔ چنانچہ یہ بالکل درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بیماری کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ صرف کام کرنے کے بعد ایک کوفت سی میں اپنے جسم میں محسوس کرتا ہوں۔ لیکن یہ ایک طبعی امر ہے۔ کیونکہ جب انسان پر کسی بیماری کا حملہ ہو چکا ہو۔ تو وہ جسمانی طور پر کمزور ہو جاتا ہے۔ پھر میری عمر بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا نشان ہی ہے کہ میں نے ان دنوں میں قرآن کریم کے بائیس پاروں کا ترجمہ مکمل کرلیا ہے۔ اور امید ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے طاقت دی۔ تو اگست کے آخر یا ستمبر کے شروع میں سارا ترجمہ ختم ہو جائے گا۔ اب ایک تندرست آدمی بھی اتنا علمی کام اتنے تھوڑے عرصہ میں نہیں کرسکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کام کے کرنے کی توفیق عطا فرمادی اور

یہ ثبوت ہے

اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت دیدی ہے آخر دنیا میں بڑے بڑے علماء موجود ہیں۔ انہیں کیوں یہ توفیق نہیں ملتی کہ وہ اتنے قلیل عرصہ میں قرآن کریم کا ترجمہ کردیں اور پھر یہ ترجمہ معمولی ترجمہ نہیں بلکہ جب یہ چھپے گا تو لوگوں کو پتہ لگے گا کہ یہ ترجمہ کیا ہے تفسیر ہے پس جو کام بڑے بڑے علماء پانچ سال کے عرصہ میں بھی نہیں کرسکتے تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے تھوڑے سے عرصہ میں کرلیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت دے دی ہے اور

خدا تعالیٰ کے تازہ الہام سے

بھی اس کی تائید ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص مجھ سے سوال کرے کہ پھر بیٹے آپ کو بیمار کیوں سمجھتے ہیں۔ تو مجھے اس کا یہی جواب دینا پڑے گا کہ میں صرف بدظنی اور مایوسی کی وجہ سے اپنے آپکو بیمار سمجھتا ہوں ورنہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ نے مجھے تندرست کردیا ہے بہرحال میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں اس موقعہ پر ہوشیار رہنا چاہیئے اور چونکہ یہ معاملہ آسمانی ہے اسلئے انہیں دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے کیونکہ منافق کا علاج سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ تمہارے ریزولیوشن صرف اس کو ہوشیار کردیتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ جو دلوں کا واقف ہے۔ جانتا ہے کہ اس کی اصلاح کیسے کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ جماعت کے متقی لوگ اب قسمیں کھا کھا کر

منافقوں کے متعلق شہادتیں

دے رہے ہیں۔ لیکن ان سے کوئی پوچھے کہ وہ سال یا چھ ماہ تک کیوں خاموش رہے تھے کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ کوئی لکھتا ہے۔ سال ہوا میں نے یہ بات دیکھی تھی۔ اب میں ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اسے ظاہر کردوں۔ کوئی لکھتا ہے۔ چھ ماہ ہوئے میں نے یہ واقعہ دیکھا تھا اب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اسے ظاہر کردوں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس وقت تک

خدا تعالیٰ کا منشاء

یہ تھا۔ کہ یہ معاملہ مخفی رہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اسے ظاہر کردیا جائے۔ گویا جب خدا تعالیٰ نے چاہا۔ کہ پردے پھاڑ دیئے جائیں۔ اور ان منافقوں کو ننگا کردیا جائے۔ تو وہی لوگ جو ایک ایک سال تک بزدلی دکھاتے رہے تھے۔ دلیر ہو گئے۔ اور جو چھ ماہ تک ان باتوں کو چھپاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کہا۔ اب بزدلی دور کردو۔ اور بھید ظاہر کردو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے گذشتہ جلسہ کے موقعہ پر یہ بات سنی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ شوریٰ کے دنوں میں یہ بات ہوئی تھی۔ اور ایک شخص نے تو یہاں تک کہا ہے۔ کہ ۱۹۵۴ء میں یہ بات ہوئی۔ اب دیکھ لو۔ ۱۹۵۴ء والے نے دو سال یا اس سے زائد عرصہ تک ایک بات کو چھپائے رکھا۔ ۱۹۵۵ء والے نے ایک سال تک بات کو مخفی رکھا۔ جلسہ سالانہ والے نے سات ماہ تک بزدلی دکھائی۔ شوریٰ والا پانچ ماہ تک چپ رہا۔ اور اب آکر یہ سب لوگ بہادر بن گئے۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ حقیقت ظاہر کردینی چاہیئے۔ یہ چیز بتاتی ہے کہ

اس کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے

جب اس نے کہا منہ بند رکھو۔ تو منہ بند رہے اور جب اس نے منہ کھولنے کے لئے کہا۔ تو وہ کھل گئے۔ اس لئے تم اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی کہو۔ پھر دیکھو گے۔ کہ منافقت کی یہ سب باتیں ھباءً منثوراً ہو جائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت تم پر نازل کردے گا۔ بشرطیکہ تم اپنے دلوں میں نیکی قائم کرو۔ میں تمہیں ایک چھوٹی سی بات کہتا ہوں۔ کہ تم ایک ایک دو دو کرکے غور کرو اور سوچو کہ اگر خلافت مٹ جائے۔ تو کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا کوئی بھی امکان ہو سکتا ہے۔ کہ تین سو سال میں احمدیت ساری دنیا پر غالب آجائے گی۔ چاہے کوئی شخص کتنا ہی بے وقوف ہو۔ اگر وہ پندرہ منٹ کے لئے بھی اس بات پر غور کرے۔ تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ اگر تین سو سال میں احمدیت ساری دنیا پر غالب نہ آئی۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت دنیا میں ہرگز قائم نہیں ہوسکتی!

سیدھی بات ہے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تو دلیس نکالا ابھی سے مل جائے گا۔ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا آخری حربہ تھا۔ کہ اس نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک نئی جماعت کو قائم کیا۔ تاکہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب کرے۔ اگر ان منافقین کی شرارتوں اور منصوبوں کے ذریعہ اس جماعت کو ناکام کردیا گیا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت ختم ہو جائے گی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعویٰ میں یقیناً ناکام ہو جائیں گے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ اور مامور بھیجے تو بھیجے۔ احمدیت کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب نہیں آسکتا۔ اب جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دشمن ہے۔ اور ان کی ناکامی کا متمنی ہے۔ وہ تو اس بات کو برداشت کرلیگا۔ لیکن جو سچا مومن ہے۔ وہ اپنی موت تک دنیا میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حکومت قائم کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ اور اس کے لئے وہ کسی بڑی سے بڑی قربانی کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔

میری ایک بھانجی ہے

جو میاں عبداللہ خاں صاحب کی لڑکی اور نواب محمد علی خاں صاحب مرحوم کی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داماد اور ہمارے بہنوئی تھے۔ پوتی ہے۔ اس نے مجھے اپنی ایک خواب سنائی۔ معلوم ہوتا ہے وہ خواب اسی فتنہ کے متعلق ہے۔ اس نے بتایا۔ کہ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ آپ قادیان میں ہیں۔ اور ایک کھیت کے کنارے کھڑے ہیں۔ اس کھیت میں ہل چلا ہوا ہے۔ جیسے کھیتی اگنے والی ہے۔ قریب سے ایک سانپ نکلا ہے۔ جسے آپ نے مار دیا ہے۔ اور اسے مارنے کے بعد آپ نے کہا ہے۔ ایک سانپ تو میں نے مار دیا ہے۔ لیکن دو سانپ مخفی ہو گئے ہیں۔ وہ کہتی ہے کہ پھر آپ بیٹھ گئے۔ اور کہا یہ سانپ بیٹھے ہیں۔ یعنی ان کے کاٹنے کا تو پتہ نہیں لگتا۔ لیکن ان کا زہر بڑا خطرناک ہے۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو درد ہو رہا ہے۔ اور آپ بہت گھبرائے ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس آپ کی

ایک بیوی بھی بیٹھی ہیں۔

انہیں خیال پیدا ہوا

کہ سانپ آپ کے بوٹ میں نہ گھس گیا ہو اس نے انہوں نے آپ کے بوٹ اور جرابیں اتار دیں۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں نصائح کرنی شروع کر دیں۔ نصائح سنتے سنتے ہماری توجہ دعا کی طرف پھر گئی۔ چنانچہ ہم نے دعا کرنی شروع کر دی جو دعا میں نے کی وہ یہ ہے کہ اے خدا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری امیدیں پوری کر دے۔ گویا دشمن کا یہ حملہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امیدوں پر تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو چاہتے تھے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے لیکن یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ایسا نہ ہو۔ کیونکہ اگر احمدیت کمزور ہو جائے تو اسلام کے پھیلنے کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ آخر بیالیس سال میری خلافت کو ہو گئے ہیں۔ ان بیالیس سال میں ساٹھ کروڑ مسلمانوں نے اسلام کی اشاعت میں کیا کیا ہے اسلام کی جو بھی اشاعت ہوئی ہے وہ سب خلافت کی وجہ سے ہوئی ہے

اگر خلافت مٹ جائے

تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح بھی ناکامی میں تبدیل ہو جائے۔ دیکھو اگر مصر والے سویز لے لیں اور وہ فلسطین سے یہودیوں کو نکال بھی دیں تو اس سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دین غالب نہیں ہو سکتا۔ صرف وہ ایک چھوٹی سی حکومت بن جائے گی جو جرمنی سے بھی چھوٹی ہو گی مگر اس سے محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو کیا فائدہ پہنچے گا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ تو اس میں ہے کہ

اسلام دنیا پر غالب ہو

اور یہ غلبہ میری خلافت میں اور میرے ہی ذریعہ ہونا ہے۔ اگر کوئی شخص خلافت کو یا مجھے ناکام بنانا چاہتا ہے تو وہ گویا اسلام کے غلبہ کو روکنا چاہتا ہے۔ اب دیکھو یہ کیسی سچی خواب ہے جو اسے دکھائی دی۔ اگر اسے یہ خیال ہوتا کہ مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے تو اسے یہ دعا کرنی چاہیئے تھی کہ اے اللہ تو انہیں شفا دے۔ مگر وہ دعا یہ کرتی ہے کہ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری امیدوں کو پورا کر دے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الٰہی خواب ہے۔ ورنہ ظاہری لحاظ سے اگر مجھے سانپ نے کاٹا تھا تو وہ یہ دعا کرتی کہ اے اللہ تو میرے ماموں کو شفا دیجئے۔ مگر وہ یہ دعا کرتی ہے کہ اے اللہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امیدوں کو پورا کر دے اس کے یہ معنے ہیں (۴)

(۴) کہ ان پر جو حملہ ہوا ہے وہ درحقیقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر ہوا ہے اور اگر انہیں کچھ ہوا یا ان کی خلافت کو کوئی نقصان پہنچا۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امیدیں بھی پوری نہیں ہوں گی ٭

حضور ایدہ اللہ سے الہانہ محبت و عقیدت کا اظہار اور منافقین سے بیزاری کا اعلان

پاکستان کے طول و عرض سے احمدی جماعتوں کی قراردادیں

گجرات

جماعت احمدیہ گجرات کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۳/۸/۵۶ کو بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی

جماعت احمدیہ کا یہ اجلاس اللہ رکھا ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ اور اس کے ساتھیوں کی شر انگیز منافقانہ سرگرمیوں کو انتہائی نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ گجرات کے جملہ ممبران ذکور و اناث جن میں خدام۔ انصار اور لجنہ اماء اللہ بھی شامل ہیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انتہائی ادب سے عرض کرتا ہے کہ ہم سب حضور کو مصلح موعود یقین کرتے ہیں اور حضور کے سچے فرمانبردار ہیں اور حضور کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنے لئے باعث نجات سمجھتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل سے حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ حضور کو کامل صحت و توانائی بخشے اور اسلام کی کامیابی و کامرانی کا موعود دن ہم کو حضور کی زندگی اور حضور کی غلامی میں دکھائے۔ آمین۔

نیز ہم حضور کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ اللہ رکھا مذکور آج تک کبھی گجرات نہیں آیا۔ اور اگر اس نے کسی شخص کے سامنے یہ بیان کیا ہے کہ وہ گجرات آیا ہے تو یہ اس کی صریح کذب بیانی ہے۔ اور اگر وہ آئندہ کبھی گجرات آیا تو ہم اس کو کبھی بھی منہ نہیں لگائیں گے۔ اور اس کی شرارت اور فتنہ پردازی کو اس کے منہ پر ماریں گے۔

ملک عبدالرحمٰن خادم ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات۔

بھیرہ

جماعت احمدیہ بھیرہ متفقہ طور پر منافقین کی حرکات سے بیزاری کا اظہار کرتی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مخلصانہ اور والہانہ تعلقات کی تجدید کرتے ہوئے بزرگان سلسلہ سے دعا کے لئے درخواست گذار ہے کہ اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کے عروج و ترقی کے لئے کئے ہوئے وعدوں کو جلدی سے جلدی پورا فرمائے۔ آمین

فضل الرحمٰن بی۔ اے سیکرٹری جماعت احمدیہ بھیرہ

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا یہ ہنگامی اجلاس منافقین اور ان کے جملہ ظاہرا و پوشیدہ ہمنواؤں سے سخت نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتا ہے جنہوں نے اسلام کے اس [illegible] کو پوشیدہ رکھنے کی سعی کی ہے جس کا داغ بیل خدا کے فرستادہ مسیح موعودؑ نے ڈالی اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہٗ نے دم آخریں تک اس کی نگہداشت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ اور جب اس کی ذمہ داری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوئی تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اس شجر نے بسرعت بڑھنا شروع کر دیا۔ یہانتک کہ اس کی جڑیں اکناف عالم میں مستحکم ہو گئیں اور اب جبکہ یہ درخت پھل لانے کو ہے تو منافقین کے اس گروہ نے اندرونی طور پر اس کی جڑیں کاٹنے کی کوشش کی ہے

حضور ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ ہذا حضور کے لئے اپنی فرمانبرداری کا از سر نو عہد کرتی ہیں اور اس وقت جبکہ حضور لگاتار بیماری کی وجہ سے کمزور ہو چکے ہیں حضور کو یقین دلاتی ہیں کہ ہم حضور کے ادنیٰ اشارے پر ہر طرح قربانی کرنے کو تیار ہیں خدا تعالےٰ حضور کو عمر دراز۔ صحت کاملہ و عاجلہ اور حصول مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے اور حضور کے دشمنوں کو ناکامی و نامرادی نصیب کرے۔ آمین۔

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

خدام الاحمدیہ بھیرہ

ہم تمام ممبران خدام الاحمدیہ بھیرہ متفقہ طور پر منافقین کی حرکات شنیعہ سے مکمل طور پر اظہار نفرت اور بیزاری کرتے ہیں ہمارا یقین ہے اور ایمان ہے کہ حضور واقعی مصلح موعود اور پسر موعود ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو کامل صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے تا وہ خوشخبریاں جو حضور کی ذات کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی ترقی کی وابستہ ہیں جلد از جلد پوری ہوں۔ خدا تعالےٰ حضور کے سایہ کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

محمد احسن پراچہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ۔

دار الرحمت غربی ربوہ

ربوہ ۴ اگست بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت غربی میں ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر فرزند علی صاحب صدر محلہ منعقد ہوا۔ صدر صاحب نے اخبار الفضل مورخہ ۴/۸/۵۶ سے پیغام کراچی پڑھ کر سنایا اس کے بعد تمام احباب کھڑے ہو گئے اور باآواز بلند معاہدہ مدینہ کے الفاظ دہرائے صدر صاحب بلند آواز سے عہد پڑھتے اور احباب ساتھ ساتھ دہراتے جاتے تھے۔ اس کے بعد حضرت مولینا غلام رسول صاحب راجیکی نے مختصر سی تقریر فرمائی اور لمبی دعا کرائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ کی کارروائی عہدنامہ کی صورت میں احباب سے دستخط کرا کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھیج دی گئی ہے۔

محمد سعید نائب صدر دار الرحمت غربی

اوچ شریف ضلع بہاولپور

ہم ممبران جماعت احمدیہ اوچ شریف منافقین کو دشمن احمدیت و اسلام سمجھتے ہوئے انتہائی نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ اس قماش کے کسی شخص کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے اور اپنے پیارے امام و آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جن کے ہاتھوں پر ہم نے بڑے بڑے نشانات و معجزات دیکھے ہیں اور اب بھی دیکھ رہے ہیں کیلئے اپنی جان و مال عزت اور اولاد کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ آمین

حکیم محمد افضل فاروقی سیکرٹری جماعت احمدیہ اوچ شریف

کوہڑ پور ضلع سیالکوٹ

ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالےٰ ہم حضور کے ہر طرح سے وفادار ہیں اور رہیں گے نیز خلافت کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اخلاص اور تقویٰ عطا فرمائے اور ہمیشہ حضور کی کامل اطاعت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوہڑ پور)

بھکر

ممبران جماعت منافقین کی ریشہ دوانی اور فتنہ پردازی کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور حضرت اقدس کی خدمت میں دلی خلوص اور اخلاص سے اپنی عقیدت مندی کا دوبارہ اعلان کرتے ہیں کہ ہماری جانیں اموال اور عزتیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ پر قربان ہونے کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس طرح پہلے منافقین ذلیل اور خوار ہوتے آئے ہیں۔ اسی طرح اب بھی اس قماش کے لوگ ذلیل و رسوا ہوں گے۔

(نور محمد خالد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکر چینی)

چک $\frac{107}{R.B}$ تحصیل جڑانوالہ

ہم منافقین سے انتہائی نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو جو سیدنا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مصداق پسر موعود ہیں صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

(اللہ دتہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ $\frac{107}{R.B}$)

مدرسہ چٹھہ

(۱) جملہ افراد جماعت حضور سے دلی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور حضور کے ارشاد پر ہر قربانی پیش کرنے میں سعادت دارین خیال کرتے ہیں۔ عہد جدید پر تا زیست قائم رہنے کا اقرار کرتے ہیں۔

(۲) آپ کی صحت کاملہ کے ساتھ عمر دراز کی اللہ تعالےٰ سے حضور دعا کرتے ہیں تاکہ ایک لمبا عرصہ حضور کی زیر قیادت خدمت اسلام کرنے کا موقع نصیب ہو۔

(۳) موجودہ منافقین کی فتنہ پردازی سے اظہار نفرت کرتے ہیں۔ ان کے موجودہ فعل کو ناپسند کرتے ہوئے انہیں ابدی لعنت کا مصداق گردانتے ہیں۔ اور ان سے لگاؤ رکھنے والوں سے بھی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ مدرسہ چٹھہ۔ گوجرانوالہ)

مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ

مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ کا یہ اجلاس منافقین کو جماعت و خلافت کا دشمن یقین کرتے ہوئے ان سے کلی طور پر بیزاری اور اپنی بے تعلقی کا اظہار کرتا ہے

نیز یہ اجلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی مجلس کی طرف سے آخری دم تک کامل وابستگی از جماعت و خلافت کا یقین دلاتا ہے ہم جملہ ممبران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تمام پیشگوئیوں کا حقیقی مصداق آپ کو یقین کرتے ہیں جو مصلح موعود کے بارے میں آپ نے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر ارشاد فرمائی ہیں۔

(قائد خدام الاحمدیہ شیخوپورہ)

ڈھڈ ظفر آباد اسٹیٹ

جماعت احمدیہ ڈھڈ ظفر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد سندھ کا یہ ہنگامی اجلاس منافقین کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جماعت احمدیہ ڈھڈ کے جملہ افراد حضور کو مصلح موعود اور خلیفہ برحق یقین کرتے ہیں۔

(محمد حسین منشی جماعت احمدیہ ڈھڈ ظفر آباد)

منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

مفسدین و فتنہ پردازوں کی انتشار پسند کارروائیاں نیز منافقین و غیر مبایعین کی ریشہ دوانیاں ہم جاں نثاران احمدیت کو ڈگمگا نہیں سکتیں۔ ہم انتہائی نفرت و حقارت سے ایسے منافقین سے اظہار بیزاری کرتے ہیں اور سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت مبارک میں اپنا سب کچھ نثار کرنے کو پیش کرتے ہیں ؎

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مریدکے)

سرائے نورنگ ضلع بنوں

جماعت احمدیہ سرائے نورنگ ضلع بنوں منافقین کی موجودہ فتنہ درازی کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور ان کی کارروائیوں کو احمدیت اور خلافت حقہ کے خلاف ایک ناکام کوشش سے تعبیر کرتی ہے۔ ہم جماعت کے سب افراد ایسی قسم کے منافق افراد سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو مصلح موعود اور اللہ تعالیٰ کا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں۔

امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ ضلع بنوں

بلڑکے ضلع شیخوپورہ

جماعت احمدیہ بلڑکے کا یہ اجلاس منافقین کی ریشہ دوانیوں سے سخت بیزار ہے ہم ایسے لوگوں کو خلافت حقہ کا دشمن تصور کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ بلڑکے کا ہر فرد خلافت کے واسطے ہر طرح قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بلڑکے ضلع شیخوپورہ

راولپنڈی میں ایک احمدی نوجوان ایک ڈوبتے ہوئے بچے کو بچاتے ہوئے جان بحق ہو گیا

بے لوث خدمت خلق کے لئے ایک شاندار قربانی

مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۶ء کو صبح سید پور کی پہاڑیوں میں کثرت بارش سے نئی جوبن پر تھی۔ جھنگی محلہ کے ایک احمدی نوجوان حفیظ احمد پسر چوہدری ابراہیم صاحب جو C.O.D راولپنڈی میں ملازم تھے۔ حسب معمول اپنے گھر سے تیار ہو کر اپنی ڈیوٹی پر چلے گئے۔ رات بھر بارش سے وہ ایک گھنٹہ دفتر سے لیٹ ہو گئے تھے۔ مگر C.O.D کے گیٹ پر پہنچ کر انہیں معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک گھنٹہ سے بھی زیادہ لیٹ ہو گئے تھے۔ اس لئے ان کو اندر جانے کی اجازت نہ مل سکی۔ چنانچہ حفیظ صاحب واپس آ گئے۔ واپسی پر انہوں نے نالہ لئی کے قریب پانی کے تماشائیوں کا ہجوم دیکھا۔ آپ بھی وہاں ایک طرف چلے گئے۔ اسی دوران میں ایک طرف سے شور و غل اٹھا کر دیکھو۔ وہ لڑکا پانی میں گر گیا۔ اور ڈوب رہا ہے۔ تماشائی ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ مگر کسی نے جرأت نہ کی۔ کہ وہ ڈوبتے کو بچا سکیں۔ حفیظ احمد نے انسانی ہمدردی کے جوش میں کہا۔ کہ میں لڑکے کو بچاؤں گا۔ تب اس نے ایک رسہ اپنی کمر میں باندھا۔ اور لوگوں سے کہا۔ کہ وہ رسہ کو پکڑے رکھیں۔ یہ کہہ کر حفیظ نے اس خوفناک پانی میں چھلانگ لگا دی۔ وہ کافی دیر طوفانی لہروں کا مقابلہ کرتا رہا۔ اور آخر کار اس لڑکے کو کنارے پر لگانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب اس کا اپنے آپ کو بچانا باقی تھا۔ پانی کا چڑھاؤ یکدم تیز ہو گیا۔ اور طوفانی لہریں شدت اختیار کرتی گئیں۔ رسہ پکڑنے والے پانی کے چڑھاؤ سے ڈر گئے۔ اور رسہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے۔ حفیظ ان طوفانی لہروں اور پانی کے تھپیڑوں کا کافی دیر مقابلہ کرتا رہا۔ مگر شومئ قسمت سے رسہ ایک بجلی کے کھمبے سے لپٹ گیا۔ اور حفیظ کی زندگی اور موت کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس نے بڑے زور سے رسے کو جھٹکے مارے۔ اور وہ اس میں بھی کامیاب ہو گیا۔ مگر متواتر دو گھنٹے اس خطرناک پانی کا مقابلہ کرتے کرتے اس کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے۔ آخر ایک شدید طوفانی لہر اسے ساتھ بہا کر لے گئی۔ اور اس طرح اس خونی ندی نے ایک باہمت احمدی نوجوان کی جان لے لی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

تماشائی دور کھڑے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ مگر کسی نے ہمت نہ کی۔ کہ وہ اس دلیر نوجوان کی کچھ مدد کر سکیں۔ جب حفیظ اپنے آپ کو لہروں کے حوالے کر چکا۔ تب چند خدا ترس لوگوں نے اس کی لاش کا تعاقب کیا۔ اور تین گھنٹے کی مسلسل کوشش سے لاش کو پانی سے نکالا گیا۔

حفیظ کے ڈوبنے کی اطلاع ان کے گھر ۹ بجے صبح پہنچا دی گئی۔ ان کے والد ڈیوٹی پر گئے ہوئے تھے۔ محلہ کے دو احمدی نوجوان موقعہ پر جلدی پہنچ گئے۔ جنہوں نے دو غیر احمدی احباب کی مدد سے لاش کو گھر پہنچایا۔

اس اچانک اندوہناک حادثہ سے گھر میں کہرام مچ گیا۔ شہر اور صدر کی مستورات حفیظ کے گھر ٹوٹ پڑیں۔ اور کوئی آنکھ نہ تھی۔ جو پرنم نہ ہو۔ اور کوئی دل نہ تھا۔ جو اس جوانان موت کو دیکھ کر خون کے آنسو نہ بہا رہا ہو۔ حفیظ کی لاش دیکھ کر ایسے معلوم ہوتا تھا۔ جیسے وہ کوئی کار نمایاں انجام دیکر میٹھی نیند سو رہا ہے۔ اس نے بلاشبہ ایک بہت بڑا کام انجام دیا۔ اس نے اپنی عزیز جان کی قربانی دے کر ایک انسانی جان بچا لی۔ اور انسانیت کی لاج رکھ لی۔ حفیظ مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ اور رہتی دنیا تک زندہ رہے گا۔ کیونکہ حفیظ نے جام شہادت نوش کیا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تم اللہ کی راہ میں مرنے والوں کو مردہ مت کہو۔ وہ بلاشبہ اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔ اس لئے کہ اس نے اللہ کی مخلوق کے ایک فرد کی خاطر اپنی جان دے دی۔

حفیظ کی جوانا مرگ موت اور عدیم المثال قربانی کی خبر تمام مقامی اخبارات میں نمایاں طور پر شائع کی گئی۔ اور دوسرے روز دو بجے اس کی لاش کو انجمن احمدیہ مری روڈ میں پہنچایا گیا۔ جہاں جنازہ کی شکل میں مقامی قبرستان تک پہنچایا گیا۔ وہاں مکرم محمد عالم صاحب سابق امیر جماعت راولپنڈی نے جنازہ پڑھایا۔ اور سوا چار بجے اسے سپرد خاک کر دیا گیا۔

مرحوم کے والد چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایک دیرینہ مخلص احمدی ہیں۔ اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ خوش قسمت ہیں۔ کہ آپ کی اولاد میں سے ایک کو شہادت کا درجہ حاصل ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ خاکسار محمد نواز ملک جھنگی محلہ راولپنڈی شہر۔

حیدرآباد کی جماعت کی طرف سے خدمت خلق کی قابل تقلید مساعی

بےخانماں مہاجرین میں کھانا، خشک دودھ، گھی اور ادویہ کی تقسیم

مورخہ ۲۷/۷/۵۶ کو احباب جماعت کی ایک پارٹی نے جس میں خدام کے علاوہ پریذیڈنٹ صاحب اور ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب آف موگا بھی موجود تھے صبح ۸ بجے سے لے کر رات کے ۱½ بجے تک مختلف مقامات مثلاً لیاقت آباد - ناظم آباد - کچی تلو - لطیف آباد کے بےخانماں مہاجرین میں کھانا - خشک دودھ اور گھی تقسیم کیا - یہ پارٹی ڈاکٹر صدیقی صاحب سول سرجن حیدرآباد کی نگرانی میں کام کر رہی تھی - ڈاکٹر صاحب نے اس خدمت کے لئے ایک ایمبولنس کار بھی دی اور کئی مقامات کا دورہ بھی کیا - حالیہ بارشوں کے تباہ شدہ مہاجرین میں دوائیاں بھی تقسیم کیں - خدا کے فضل سے ہمارے نوجوانوں نے دن بھر نہایت خوش اسلوبی اور جان فشانی سے کام کیا اور آئندہ کے لئے بھی اپنی خدمات حکام کے سپرد کر رکھی ہیں کہ جب کبھی ضرورت ہو ہم ہر لحظہ ہر حالت میں خدمت خلق کے لئے تیار ہیں - اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے -

برکت اللہ محمود مربی حیدرآباد

درخواستہائے دعا: (۱) میری زوجہ کو سر پر چوٹ آ جانے کی وجہ سے کافی زخم ہو گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے آمین (مولوی غلام علی ہیڈ ٹیچر ضلع شیخوپورہ)

(۲) میں آجکل بیمار ہوں احباب میری صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبدالحق مجاہد امرتسری)

(۳) مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ مغلپورہ لاہور کی چھوٹی بچی تا منہ فقیرہ کافی عرصہ سے بعارضہ بخار و اسہال بیمار چلی آ رہی ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب بچی کی صحت

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۸	۹½	۱۱½	۱۲½	۱۳¾	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۸½	۱۵¼	نوٹ :- ربوہ اور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼	سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (مینجر)						

مبلغ انڈونیشیا مکرم عبدالحی صاحب کا عزم انڈونیشیا

ربوہ ۷ اگست۔ کل مورخہ ۶ اگست کو مبلغ انڈونیشیا مکرم عبدالحی صاحب مع اپنی اہلیہ صاحبہ انڈونیشیا جانے کے لئے چناب ایکسپریس کے ذریعہ ساڑھے نو بجے عازم کراچی ہوئے۔ آپ کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت کثیر تعداد میں اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ جن میں تحریک جدید کے وکلاء اور ناظر صاحبان بھی شامل تھے۔

گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے دعا کرائی اور اس طرح میاں عبدالحی صاحب کو پرجوش نعروں کے درمیان دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے۔ مکرم میاں عبدالحی صاحب ۱۲ اگست کو کراچی سے بذریعہ جہاز روانہ ہوں گے۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب واقف زندگی ابن مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے ایم۔اے (ریاضی) کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ان کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے اور انہیں خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین (سمیع اللہ سیال ایم۔اے)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے چوہدری محمد شریف صاحب کاپی رائیٹر الفضل کو مورخہ ۶ اگست کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے وہ نیک صالح اور خادم دین ہو۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین